دلکش اُردو

درجۂ چہارم

8SEYRK

ଦିଲ୍‌କଶ୍ ଉର୍ଦ୍ଦୁ

ଚତୁର୍ଥ ଶ୍ରେଣୀ

اڈیشا اسکول تعلیمی پروگرام اتھاریٹی،
بھوبنیشور

محکمۂ تعلیم اساتذہ اورصوبائی تحقیق وتربیتی ادارہ برائے تعلیم،
اڈیشا، بھوبنیشور

دلکش اردو

درجۂ چہارم

ترتیب وتدوین: اردو نصابی ورک شاپ

ڈاکٹر کرامت علی کرامتؔ — سید منظور احمد قاسمی

ڈاکٹر شیخ مبین اللہ — سید فضلِ رسول

محمّد مطیع اللہ نازشؔ — خاور نقیب

کوآرڈی نیٹر : ڈاکٹر تلوتّما سیناپتی

ڈاکٹر سبیتا ساہو

ناشر : محکمۂ اسکول و تعلیمِ عامّہ، اڈیشا سرکار

سن اشاعت : 2010

2019

ترتیب : محکمۂ تعلیمِ اساتذہ اور صوبائی تحقیقی وتربیتی ادارہ برائے تعلیم، اڈیشا، بھوبنیشور

اور

ادارۂ نشر واشاعت برائے کتبِ تعلیم وتدریس صوبۂ اڈیشا، بھوبنیشور

مکتبہ : درسی کتاب چھپائی وفروخت، بھوبنیشور

اس کتاب کے بارے میں

ابتدائی تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کے لیے اڈیشا سرکار اور سروشکشا ابھیجان کے ذریعے لیے گیے مختلف اقدامات میں سے نصابی کتابوں کی تجدید ایک اہم کوشش ہے۔ روایتی قسم کے موضوع پر مشتمل کتاب کے مطالعے سے باہر نکل کر حصول تعلیم کے باب میں طلبا کی عملی طور پر شرکت ہی قومی نصابِ تعلیم ۲۰۰۵ء کا اہم مقصد ہے۔ ''ہنسیے، کھیلیے'' نامی پہلی جماعت کی کتاب کا یہ ایڈیشن مذکورہ نصابِ تعلیم کی اساس پر منتج ہے۔ اب اس کتاب کو زیادہ پر لطف اور دلکش بنانے کے لیے موضوعات کے تعلق سے نقشے دیے گیے ہیں۔ بچوں کے از خود علم حاصل کرنے کے لیے مختلف قسم کی مشق کے طریقے اس کتاب میں شامل کیے گیے ہیں۔

امید ہے کہ یہ کتاب بچوں کو پسند آیے گی اور وہ لوگ خود بخود اس کے اوراق الٹنے لگیں گے۔ اس کتاب میں اساتذہ اور والدین کے لیے بھی معاون اشاریہ شامل ہے۔ توقع ہے کہ اساتذہ اور والدین بھی اس کتاب کو پسند کریں گے۔

کوئی بھی نصابی کتاب بذات خود مکمل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ مختلف قسم کے تجربوں اور مشوروں کی بنا پر نصابی کتاب تیار کی جاتی ہے۔ بچوں کے لیے یہ کس قدر قابل قبول ہوتی ہے اور درس و تدریس میں یہ کس حد تک معاون ثابت ہوتی ہے ان باتوں سے آگاہ ہو کر آئندہ ایڈیشن میں مناسب تبدیلیاں لانے کا انتظام کیا جایے گا۔

اس کتاب میں اگر کتابت یا نفس مضمون کے تعلق سے کوئی خامی نظر آیے تو اس کی نشان دہی فرمایے تا کہ اس کی تصحیح کی بابت آئندہ غور کیا جا سکے۔ اس تحریر کے ذریعے ہم اساتذہ کرام کو متنبہ کرنا چاہیں گے کہ زیرِ نظر نصابی کتاب کو وہ ایک اشاراتی کتاب کے طور پر قبول کریں۔ اس کتاب میں شامل شدہ مختلف مشقوں کی بنا پر اسکولوں کے اندر اور اسکولوں سے باہر اور بھی بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔

لہذا اساتذہ حضرات کی معلومات کو مدنظر رکھتے ہویے مقامی بولیوں سے مثالیں دیتے ہویے اور اپنے ماحول سے مختلف سامان کو یکجا کرتے ہویے موضوع و مواد کو مزید دل پذیر بنانے کی کوشش کریں۔

مجلسِ اِدارَت

میں یہ سمجھتا ہوں کہ کتابی علم ہی اصل تعلیم نہیں ہے۔ سچا علم تو کردار سازی اور فرض سے آگاہی ہے۔ اُپنیشدوں کی شرح میں لکھا ہے کہ پہلا آشرم یعنی برہم چریہ آشرم، سنیاس آشرم کے برابر ہے۔ اس کا مجھ پر گہرا اثر پڑا ہے۔ تفریح اور دل لگی صرف ایک خاص عمر تک ہی اچھی لگتی ہے۔ بارہ برس کی عمر کے بعد تفریح اور دل لگی کا بہت ہی کم بلکہ نہیں کے برابر ہی موقع مجھے ملا ہے۔

دنیا میں تین باتیں اہم ہیں۔ ان کو حاصل کر کے تم دنیا کے کسی بھی کونے میں جاؤ گے تو اپنا گزارا کر سکو گے۔ اپنی روح کا اپنے آپ کا اور خدا کا سچا عرفان حاصل کرنا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ تمہیں کتابی علم نہیں ملے گا وہ تو ملے گا ہی۔ کتابی علم تو اس لیے ہوتا ہے کہ جو کچھ تمہیں ملا ہے اسے تم دوسروں کو دے سکو۔

mkgandhi

فہرست

۱-	حمد (نظم)	سیداولادِرسول قدسیؔ	۱
۲-	مہمان نوازی	ماخوذ	۴
۳-	رحم دل نبی ﷺ (نظم)	ڈاکٹرخواجہ عابدنظامی	۷
۴-	غوث اعظم	مولانا محمد مطیع اللہ نازشؔ	۹
۵-	میری دھرتی (نظم)	خاورنقیبؔ	۱۳
۶-	راجہ کون ہوگا؟	ڈاکٹر ہرے کرشن مہتاب	۱۶
۷-	ہمدردی (نظم)	علامہ اقبالؔ	۲۰
۸-	اُتکل منی گوپ بندھوداس	مولانا محمد مطیع اللہ نازشؔ	۲۲
۹-	ندامت کے آنسو	رضوان رضوی	۲۷
۱۰-	بڑھیا کا دیا (نظم)	خواجہ الطاف حسین حالی	۳۱
۱۱-	مجاہدِ آزادی مولانا محمد علی جوہر	سید فضلِ رسول	۳۳
۱۲-	گلیلیو-ایک مشہور سائنس داں	شان الحق حقی	۳۸
۱۳-	گرمی کا موسم (نظم)	خالدرحیم	۴۱
۱۴-	چھپا ہوا خزانہ	ماخوذ	۴۳

TRIPURA

حمد

تری حمد کیا ہو بیاں یا الٰہی
ترا فضل سب پر عیاں یا الٰہی

ہر اک شے میں لا ریب جلوہ نما ہے
مگر سب سے تو ہے نہاں یا الٰہی

خداوند اک تیرے ارشادِ "کُن" سے
بنا پل میں سارا جہاں یا الٰہی

ترے ذکر سے ایک غافل ہے انساں
ہیں ذاکر مگر بے زباں یا الٰہی

جو ہیں تیرے منکر ہے ان پر بھی ہر دم
ترا فضل سایہ کُناں یا الٰہی

بنے کاش قدسیؔ کا مدفن اسی جا
ہے محبوب تیرا جہاں یا الٰہی

سید اولادِ رسول قدسیؔ

مشق

(۱) معنی یاد کیجیے:

حمد	اللہ تعالیٰ کی تعریف
فضل	مہربانی
عیاں	ظاہر
لاریب	بے شک
جلوہ نما	ظاہر
نہاں	پوشیدہ/چھپا ہوا
کُن	ہو جا
اِرشاد	فرمان
ذاکر	ذکر کرنے والا
سایہ کناں	سایہ کرنے والا
منکر	انکار کرنے والا
مدفن	قبر

(۲) سوچیے اور بتائیے:

۱- ہر شے میں کس کا جلوہ ظاہر ہے؟

۲- اللہ تعالیٰ کے کس ارشاد سے ساری دنیا بنی؟

۳- اللہ کے ذکر سے کون غافل رہتا ہے؟

۴- منکرین پر بھی کس کا کرم ہوتا ہے؟

۵- آخری شعر میں شاعر نے اپنی کس خواہش کا اظہار کیا ہے؟

۳- نیچے دیے ہوئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:-

فضل- جلوہ نما- نہاں- غافل- سایہ کناں

۴- نیچے لکھے ہوئے الفاظ میں سے جو لفظ واحد ہوں، ان کی جمع، اور جو جمع ہوں ان کے واحد لکھیے:-

ذکر- شے- منکریں، ارشادات

۵- عملی کام

اس حمد کو زبانی یاد کیجیے اور ہر دن پڑھیے۔

مہمان نوازی

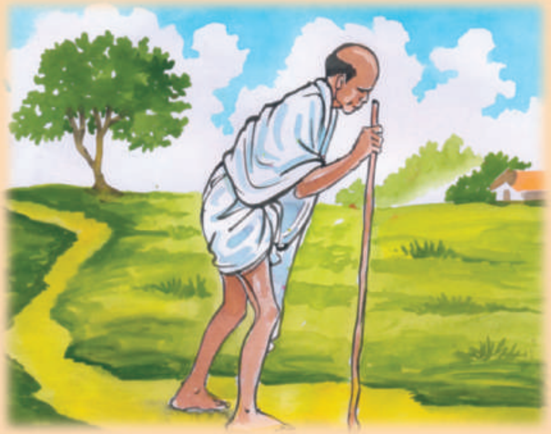

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قاعدہ تھا کہ جب تک کوئی مہمان شریکِ طعام نہ ہوتا کھانا نہ کھاتے۔ ایک بار یوں ہوا کہ ایک ہفتے تک کوئی مہمان آپ کے گھر نہیں آیا تو آپ خود باہر تشریف لے گیے کہ کوئی مسافر ملے تو اسے اپنا مہمان بنائیں۔

چنانچہ اس جستجو میں آپ کو ایک لاغر و ناتواں بوڑھا نظر آیا جو بھوک سے نڈھال تھا۔ آپ نے اسے کھانے کی دعوت دی تو وہ بخوشی تیار ہوگیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اس مہمان کو گھر کے افراد کے ہمراہ نہایت عزت سے دسترخوان پر بٹھایا۔ لیکن جب اس نے کھانا شروع کیا تو مسلمانوں کے دستور کے مطابق بِسمِ اللہِ الرحمٰنِ الرّحیم نہ کہا۔ اس بات سے حضرت بہت متعجب ہوے اور آپؑ نے فرمایا، "بوڑھے تو زیادہ دانا ہوتے ہیں۔ آخر کیا وجہ تھی کہ کھانا شروع کرتے وقت تو نے رزاقِ حقیقی کا نام نہیں لیا۔"

بوڑھے نے جواب دیا، "میں کبھی ایسا نہیں کرتا کیونکہ میں مسلمان نہیں، آتش پرست ہوں۔" بوڑھے کا یہ جواب سن کر حضرت ابراہیمؑ نے دل میں اس بات پر افسوس کیا کہ ایک غیر مسلم کو اپنا مہمان بنایا، اور اسے دسترخوان سے اٹھادیا۔ اسی وقت وحی نازل ہوئی کہ اے ابراہیم! ہم پر یہ بات بخوبی عیاں ہے کہ یہ شخص ہماری جگہ آگ کو اپنا معبود جانتا ہے اور اسی کو سجدے کرتا ہے۔ لیکن اس علم کے باوجود ہم سو سال سے برابر اسے روزی پہنچا رہے ہیں۔ تو اسے ایک وقت کا کھانا بھی نہیں دے سکا! ناپاک خیال کر کے دسترخوان سے اٹھادیا؟

پیارے بچو! حضرت سعدیؒ نے اس حکایت میں بہت ہی پیارے انداز میں یہ بات بتائی ہے کہ نیکی کرتے وقت مستحق شخص کے مذہب اور مسلک پر غور نہیں کرنا چاہیے اور نہ کسی کو اس وجہ سے قابلِ نفرت خیال کرنا چاہیے کہ اس کا تعلق کسی دوسرے مذہب سے ہے۔ نیکی کا صحیح تصور یہ ہے کہ کسی اچھے کام کی توفیق خدا کی طرف سے ہی ملتی ہے اور یہ مخلوق خدا کا کنبہ ہے۔ اگر کوئی شخص گمراہ ہے تو اس کا پہلا حق یہ ہے کہ اسے نرمی اور پیار سے سمجھایا جایے اور اس کی راہ کی مصیبتیں کم کی جائیں۔

(ماخوذ)

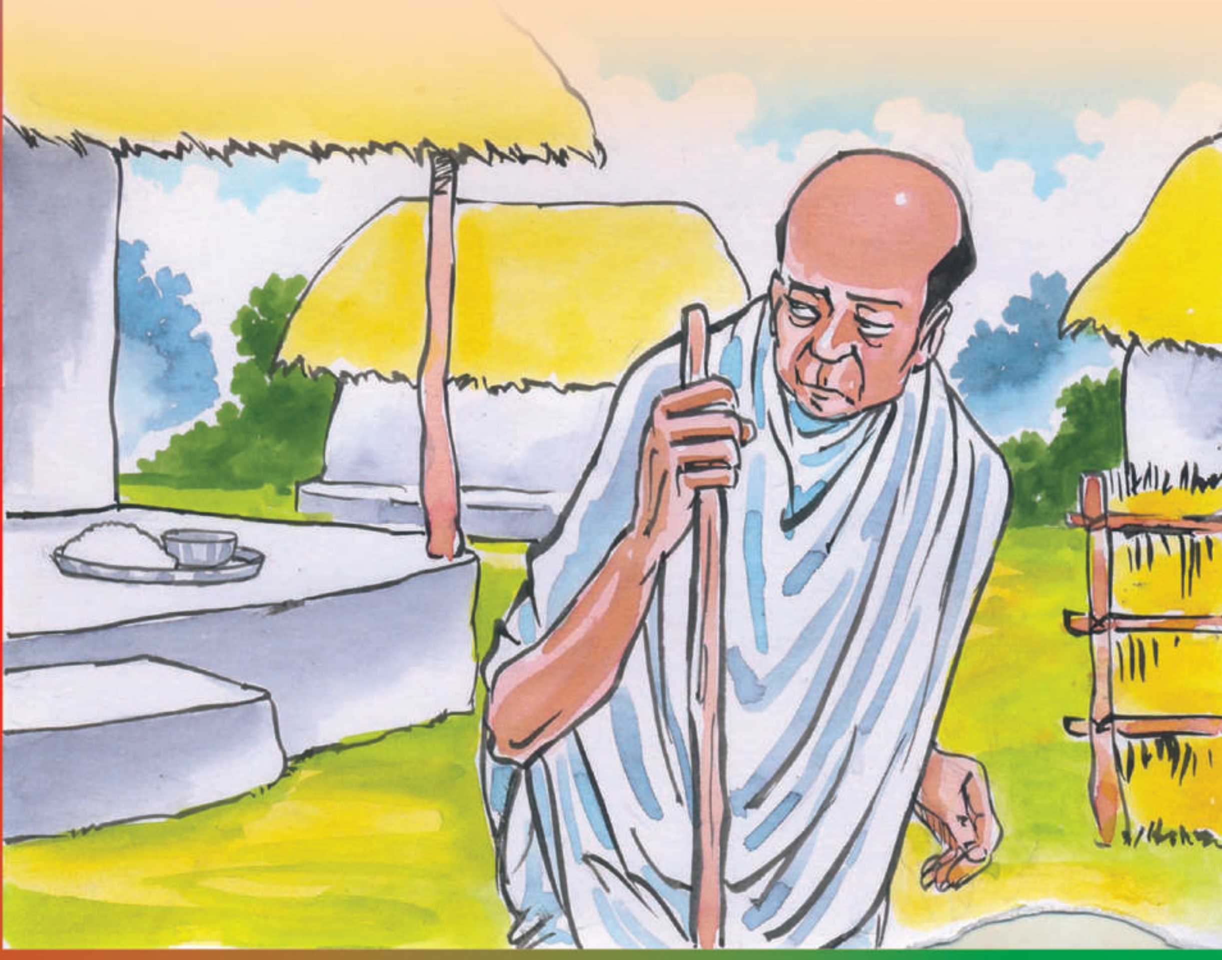

مشق

۱- پڑھیے اور سمجھیے :

قاعدہ -	دستور، عادت
طعام -	کھانا
لاغر -	دبلا پتلا
ہمراہ -	ساتھ
رزاق -	روزی دینے والا، اللہ تعالیٰ
مستحق -	حق دار
مسلک -	راستہ، قاعدہ، دستور
کنبہ -	قبیلہ، خاندان

۲- سوچیے اور بتائیے :-

i) حضرت ابراہیمؑ کا معمول کیا تھا؟

ii) مسلمان کھانے سے پہلے کیا پڑھتے ہیں؟

iii) نیکی کرتے وقت سعدیؒ کے مطابق کس چیز پر غور نہیں کرنا چاہیے؟

۳- نیچے دیے گیے الفاظ کو استعمال کر کے جملے بنائیے:-

مہمان ، عزت ، مذہب ، نفرت ، گمراہ

رحم دل نبی ﷺ

وہ دن تھا بہت گرم، لؤ تھی بڑی تھے سایے میں آرام فرما نبیؐ
اچانک وہاں ایک شخص آ گیا یہودی، وہ دشمن تھا اسلام کا
وہ رہتا تھا دن بھر اسی گھات میں محمدؐ کہیں اس کو تنہا ملیں
یہ مقصد جو آج اس کا پورا ہوا تو تلوار لہرا کے کہنے لگا
تجھے اے محمدؐ بچایے گا کون؟ مدد کے لیے تیری آیے گا کون؟
نبیؐ نے نہایت سکوں سے کہا بچایے گا اللہ مجھ کو مرا
یہ سنتے ہی گھبرا گیا وہ شقی وہ تلوار بھی ہاتھ سے گر گئی
نبیؐ نے وہ تلوار اٹھا کر کہا بچایے گا اب کون تجھ کو، بتا؟
وہ بولا: یہاں کوئی میرا نہیں اماں مل نہیں سکتا مجھ کو کہیں
معافی کی درخواست ہے آپؐ سے کرم کیجیے ، بخش دیجے مجھے
سنا یہ، تو فرمایا سرکار نے معافی ہے میری طرف سے تجھے

یہ سنتے ہی کافر مسلماں ہوا
کہا خُلق دیکھا ، نہ ایسا سنا

ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی

مشق

۱- معنی یاد کیجیے :-

لُو -	بے حد گرم ہوا
گھات -	تاک/موقع
سکون -	اطمینان
شقی -	ظالم/سخت دل
اماں -	چین
خُلق -	اخلاق/برتاؤ

۲- نیچے دیے ہوئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے :-

لؤ، گھات ، سکون ، شقی، اماں ، خُلق

۳- عملی کام

اس نظم کو بار بار پڑھیے اور اپنے اخلاق کو اپنے نبیؐ کے اخلاق کے مطابق بنائیے۔

غوثِ اعظم

غوثِ اعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کی پیدائش ۲۹ر شعبان ۴۷۰ھ کو قصبہ جیلان میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام حضرت سید ابو صالحؒ اور والدہ کا نام حضرت فاطمہؒ تھا۔ دونوں ہی بڑے عبادت گزار تھے۔ حضرت غوث پاک بچپن ہی سے ذہین، کم سخن، سچے اور دوسرے ہم سبق ساتھیوں سے الگ تھے۔ آگے چل کر یہ اپنے دور کے جیّد عالمِ دین، صوفی اور غوث کے درجے تک پہنچے۔

حضرت نے اپنی زندگی خلقِ خدا کی خدمت اور ان کی ہدایت میں گزاری۔ آپ کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ آپ کی مجلس نصیحت سے پُر اور علم و ہدایت کے طلب گاروں کے لئے فیضِ عام تھی۔ آپ کی مجلس میں مسلمانوں کے علاوہ بڑی تعداد میں یہود و نصاریٰ بھی شامل ہوا کرتے تھے اور حضرت کی باتوں سے متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہو جاتے تھے۔ بھٹکے ہوئے انسان آپ کی نصیحت سن کر اللہ اور اس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑتے تھے۔

مشہور ہے کہ آپ کی بزرگی کی علامت بچپن ہی سے ظاہر ہونے لگی تھی۔ شیر خواری کے زمانے میں آپ رمضان کے مہینے میں صبح سے شام تک دودھ نہیں پیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آسمان پر بادل چھایے ہویے تھے۔ اس لئے رمضان کا چاند نظر نہیں آیا۔ لوگ بہت پریشان ہویے کہ کل سے رمضان کا مہینہ شروع ہوگا یا نہیں؟ روزہ رکھیں یا نہیں؟ لوگ سید عبدالقادر جیلانیؒ کی والدہ کے پاس آیے، ان لوگوں نے اپنی پریشانی بتائی اور کہا، "اب آپ ہی بتائیں کہ چاند ہوا یا نہیں؟" حضرت کی والدہ نے فرمایا، " اگر کل میرا بچہ دودھ نہیں پیے گا تو سمجھو چاند ہو گیا۔" یہ سن کر لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ گیے۔ اگلی صبح حضرت نے دودھ نہیں پیا۔ لوگوں نے روزہ رکھ لیا۔ زوال تک چاند کی رویت کی تصدیق بھی ہوگئی۔

آپ کے بچپن کا یہ واقعہ مشہور ہے کہ آپ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ایک قافلہ کے ہمراہ بغداد جا رہے تھے۔ راستے میں ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر دیا اور لوٹ مار شروع کر دی۔ ایک ڈاکو آپ کے پاس بھی آیا اور اس نے پوچھا، "اے لڑکے! تیرے پاس بھی کچھ ہے؟" آپ نے کہا، " ہاں، میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔" ڈاکو کو یقین نہیں آیا۔ وہ آپ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا اور بولا، "یہ بچہ کہہ رہا ہے کہ اس کے

پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔ "یہ بات سن کرڈاکوؤں کے سردار کوتعجب ہوا، اس نے پوچھا، "تو مذاق کر رہا ہے؟ تیرے پاس چالیس اشرفیاں کہاں ہیں؟" آپ نے کہا، "میری صدری میں میری امی نے یہ رقم سلائی کر دی ہے۔" ڈاکو نے صدری کو پھاڑا تو اس کے استر سے اشرفیاں نکل آئیں۔ڈاکوؤں کو بچے کی سچائی ، صاف گوئی اور بے باکی پر بہت تعجب ہوا۔ پوچھا، "تو نے اپنی اشرفیوں کا بھید کیوں بتایا؟ اگر نہیں بتاتا تو تیری اشرفیاں محفوظ رہتیں"۔آپ نے جواب دیا، " گھر سے چلتے وقت میری امی نے تاکید کی تھی کہ بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا۔تو میں کیسے جھوٹ بولتا؟"اس بات سے ڈاکوؤں کا سردار بہت متاثر ہوا اور اتنا شرمندہ ہوا کہ زاروقطار رونے لگا۔اس نے اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ توبہ کر لی اور عہد کیا کہ نہ کبھی چوری کرے گا اور نہ ہی ڈاکہ ڈالے گا۔

پیارے بچو! ہمیں بھی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اپنے والدین کا کہا ماننا چاہیے اور ہمیشہ سچ بولنا چاہیئے ۔ سچ بولنے والا ہمیشہ ہر مصیبت سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہوتی ہے۔

محمد مطیع اللہ نازش

مشق

۱- معنی یاد کیجیے :

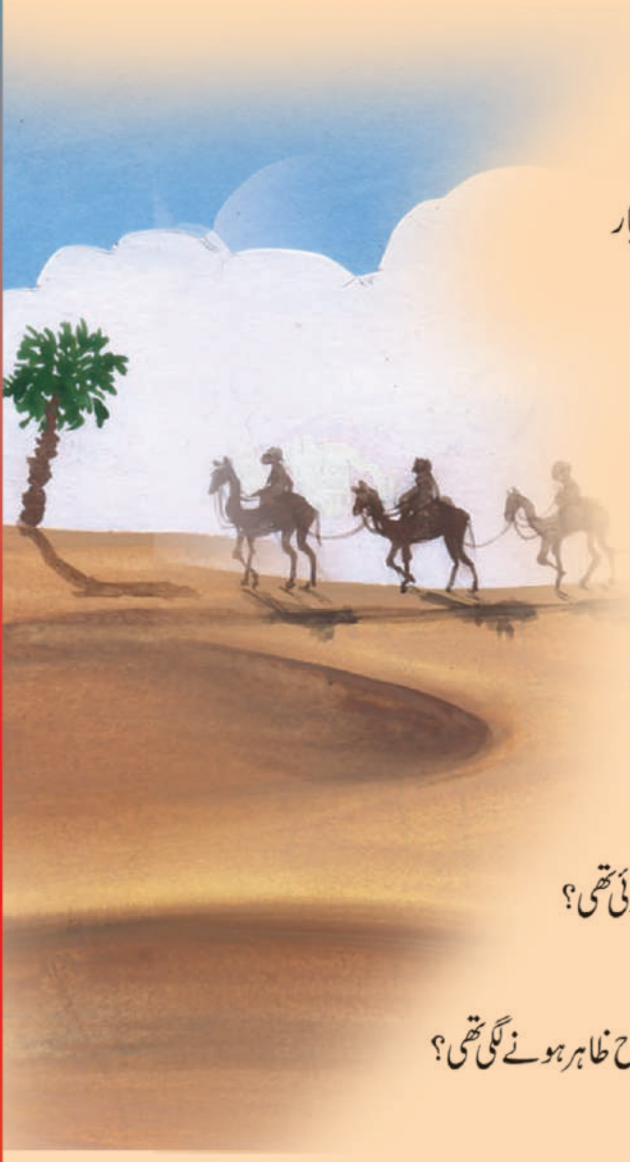

قصبہ - بڑا گاؤں

والد - باپ

ذہین - وہ جس کا ذہن تیز ہو- ہوشیار

جید - زبردست-طاقت ور

صوفی - متقی اور پارسا شخص

خَلق - دنیا کے لوگ- مخلوق

علامت - نشان- سراغ

رویت - دیدار - نظارہ

صدری - ایک قسم کی واسکٹ ،سینہ بند

۲- سوچیے اور بتائیے :

۱- غوث اعظم کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی تھی؟

۲- وہ کس لیے بغداد جا رہے تھے؟

۳- غوث اعظم کی بزرگی بچپن سے کس طرح ظاہر ہونے لگی تھی؟

۴- آپ کے پاس کتنی اشرفیاں تھیں؟

۵- ڈاکوؤں کا سردار کس طرح غوث اعظم سے متاثر ہوا؟

میری دھرتی

8TQDZT

نگاہوں کا تارا ہے ہندوستاں
مجھے دل سے پیارا ہے ہندوستاں

یہ دھرتی ہے مولانا آزاد کی
سبھاشؔ اور نہروؔ کے اجداد کی

مقدس پسینے کی جھل مل بھی ہے
لہو اس میں ٹیپوؔ کا شامل بھی ہے

اسی پر رواں ہیں یہ گنگ و جمن
ہیں سیراب جن سے مرے ہم وطن

سپاہی کے جیسا بڑی آن سے
کھڑا ہے ہمالہ بڑی شان سے

بڑھاتا ہے دھرتی کی زینت یہ تاج
اجنتا کی مورت بھی ہے اس کی لاج

کبیر اور نانک کی دھرتی ہے یہ
محبت کو بیدار کرتی ہے یہ

یہاں وید کے شلوک گاتے ہیں لوگ
شب و روز کانسے بجاتے ہیں لوگ

عرب کی زباں گونجتی ہے یہاں
صدائے اذاں گونجتی ہے یہاں

بڑی شان والی ہے دھرتی مری
گلابوں کی ڈالی ہے دھرتی مری

خاور نقیب

مشق

۱-   پڑھیے اور سمجھیے :-

مقدس	-	پاک
رواں	-	جاری
سیراب	-	تروتازہ
زینت	-	خوب صورتی
شب وروز	-	دن رات
صدا	-	آواز

۲-   سوچیے اور بتائیے :-

(i) نظم 'میری دھرتی' سے مراد کون سا ملک ہے؟

(ii) اس ملک کے لیے کن ہستیوں نے قربانیاں دیں؟

(iii) اہلِ وطن کن ندیوں سے سیراب ہوتے ہیں؟

(iv) کن چیزوں سے اس ملک کی زینت ہے؟

(v) اذان کس زبان میں دی جاتی ہے؟

۳-   جملے بنائیے :-

سیراب،   شان،   بیدار،   اجداد

راجا کون ہوگا؟

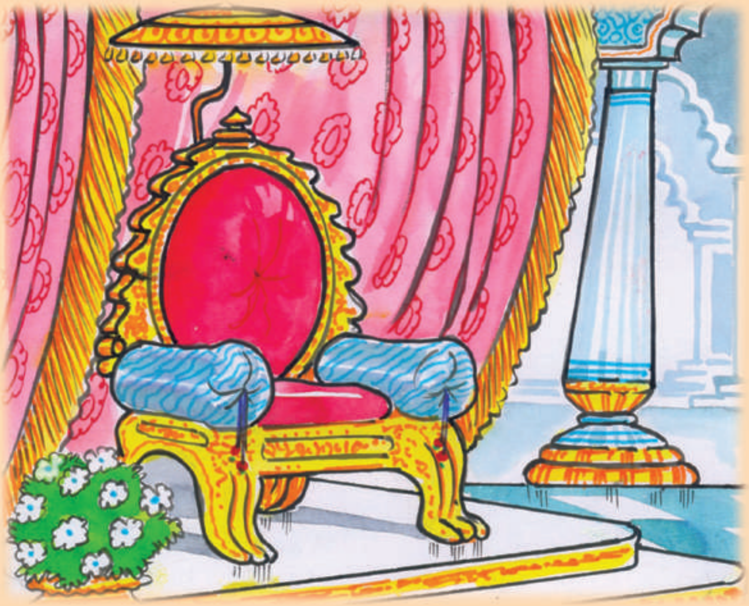

کسی ملک میں ایک راجا رہتا تھا۔اچانک اس کا انتقال ہو گیا۔راجا کی کوئی اولاد نہ تھی۔اس کے انتقال کی خبر سے رانی غمگین ہوگئی۔ بہت ہی کم عرصے میں راجا ان سے جدا ہو گیا تھا ۔ وزیر اور رعایا فکرمند ہو گیے کہ اگر کوئی راجا کی جگہ نہ لے تو ملک کا کاروبار کیسے چلے گا؟ اس لئے یہ فیصلہ ہوا کہ سب لوگ آپس میں مل جل کر جس شخص کو چنیں گے اسی کو تاج پہنایا جایے گا۔

یہ خبر سن کر کئی لوگ چناؤ کے میدان میں اتر آیے۔کوئی روپیہ پیش کرنے لگا تو کوئی لاٹھی دکھانے لگا۔کوئی خاموشی سے لوگوں کو اپنے لیے راضی کرنے لگا۔اس طرح جب بہت سے لوگ راجا بننے کے خواہش مند نظر آیے تو سنجیدہ لوگ خوفزدہ ہو گیے ۔وہ لوگ سوچنے لگے کہ اگر اس طریقے سے راجا کا چناؤ ہوا تو ملک باقی نہیں بچے گا۔

لہٰذا!!ان لوگوں نے فیصلہ کیا کہ چناؤ نہ کر کے ملک کے سادھو سے پوچھا جایے۔ وہ جس آدمی کا فیصلہ کر دیں وہی راجا ہوگا۔ اس بات پر سب نے رضامندی ظاہر کی۔ یہ سن کر سادھو سوچ میں پڑ گیے۔ انہوں نے سوچا کہ تمام رعایا جس آدمی کو پسند کریں وہی راجا ہو تو اچھا ہے۔ کسی ایک شخص کے کہنے پر کسی کو راجا بنانا ٹھیک نہیں۔ چنانچہ سادھو نے ایک طریقہ نکالا جس سے ایک اچھے انسان کا چناؤ ہو جایے۔ سادھو کا ایک باغ تھا۔ اس باغ میں کئی پھلوں کے پیڑ تھے۔ ان پیڑوں سے پھل توڑنے کی کسی کو اجازت نہیں تھی لیکن پھل کھانے کی خواہش سب کو تھی۔ لوگ پیڑوں کے قریب یہ سوچ کر نہیں جاتے تھے کہ وہ سادھو کی بددعا کے شکار نہ ہو جائیں۔ سادھو نے اعلان کیا کہ تمام لوگ اس باغ کے قریب آجائیں اور ہر ایک کو پیڑوں سے پھل کھانے کی اجازت ہے۔ پھل کھانے کے بعد سب لوگ اکٹھے ہوں گے۔ اس کے بعد راجا کا چناؤ ہوگا۔

سادھو کا یہ اعلان سن کر سب لوگ باغ کی طرف دوڑ پڑے۔ لوگ باغ کے پیڑوں سے پھل توڑنے لگے اور پھل کھانے کی لالچ میں ان پھل دار پیڑوں سے کسی کو کوئی ہمدردی نہیں رہی۔ کچھ دیر میں تمام خوبصورت پھل دار پیڑ بے برگ و بار ہو گیے۔

اس کے بعد سب لوگ سادھو کے پاس اکٹھے ہویے۔ سادھو نے سب سے پوچھا، " کون تم میں سے راجا ہوگا؟" لوگوں میں سے تین نام سامنے آیے۔ درویش نے ان تینوں کو کھڑے ہونے کے لیے کہا۔ اس کے بعد وہ ہر شخص سے پیڑ سے پھل کھانے کے سلسلے میں پوچھنے لگے۔ معلوم ہوا کہ ان تینوں میں سے ایک شخص نے دوسروں کو دھکیل کے ڈھیر سارے پھل کھایے اور ایک شخص اس ہنگامے کے ڈر سے پیڑ کے پاس جا کر پھل کھا نہیں سکا۔ تیسرے شخص نے جب یہ دیکھا کہ لوگ پیڑ کو ہی نقصان پہنچانے جا رہے ہیں۔ اس نے ان لوگوں کو پیچھے دھکیل کر ہٹا دیا اور اس لیے کچھ لوگوں نے اسے مارا پیٹا بھی۔

یہ سب سن کر سادھو نے سب سے پوچھا، بتاؤ کون راجا ہوگا؟ وہ شخص جو موقع پا کر دوسروں کی دولت کو نقصان پہنچاتا ہے یا جو دوسروں کی دولت کو برباد ہوتے دیکھ کر اس کے پاس بالکل نہیں جاتا یا وہ جو دوسروں کی دولت بچانے کے لیے خود مار کھاتا ہے؟

سب لوگوں نے بیک آواز کہا، "جو شخص دوسروں کی دولت بچانے کے لیے خود مار کھاتا ہے، صرف وہی راجا ہونے کے قابل ہے۔" اس کے بعد تیسرا شخص ہی راجا چُنا گیا۔ اس دن سے اس ملک کا نظام باقاعدگی سے چلنے لگا۔

ڈاکٹر ہرے کرِشن مہتاب

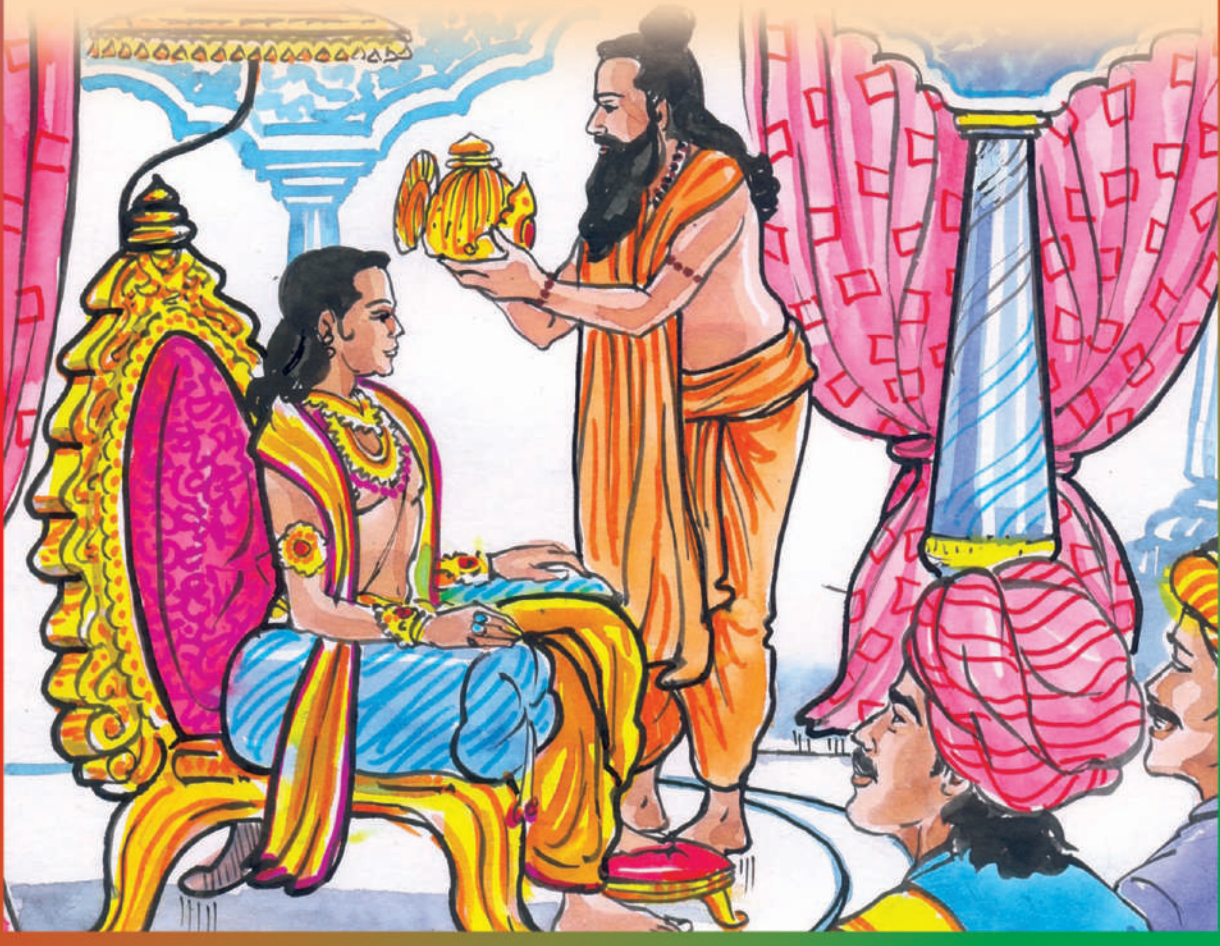

مشق

۱- پڑھیے اور سمجھیے :-

غمگین - دکھی

عرصہ - مدت ، زمانہ

خوفزدہ - ڈراہوا

درویش - فقیر ، سادھو

نظام - بندوبست

۲- سوچیے اور بتایئے :-

(i) رانی کیوں غمگین ہوئی ؟

(ii) حکومت کے لیے کون سا طریقہ اپنایا گیا؟

(iii) لوگوں نے حکومت کے لیے کس شخص کا انتخاب کیا؟

۳- جملے بنایئے :-

غمگین -

خوفزدہ -

فیصلہ -

پسند -

موقع -

8U9644

ہمدردی

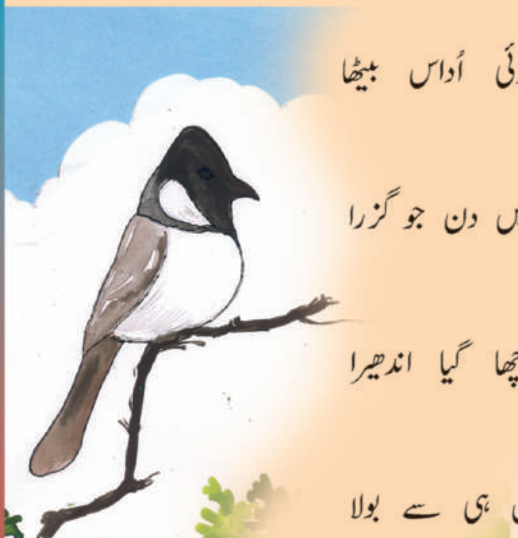

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا
بُلبُل تھا کوئی اُداس بیٹھا
کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی
اُڑنے چُگنے میں دن جو گزرا
پہنچوں کس طرح آشیاں تک
ہر چیز پہ چھا گیا اندھیرا
سن کے بلبل کی آہ و زاری
جگنو کوئی پاس ہی سے بولا
حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے
کیڑا ہوں اگرچہ میں ذرا سا
کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری
میں راہ میں روشنی کروں گا
اللہ نے دی ہے مجھ کو مشعل
چمکا کے مجھے دیا بنایا
ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

* * *

علامہ اقبالؔ

مشق

۱- پڑھیے اور سمجھیے :-

ٹہنی	-	شاخ،ڈال
شجر	-	پیڑ،درخت
آشیاں	-	گھونسلہ، چڑیا کا گھر
آہ وزاری	-	رونا دھونا ،رونا پیٹنا
راہ	-	راستہ

۲- سوچیے اور بتائیے :-

(i) بلبل کہاں بیٹھا تھا؟

(ii) بلبل کیا سوچ رہا تھا؟

(iii) بلبل کی فریاد سن کر کون آیا؟

۳- جملے بنائیے :-

شجر ، اُداس ، چیز ، مدد ، درویش

اُتکل منی گوپ بندھو داس

8UI25R

بھارت میں انگریزوں کے خلاف آزادی کی تحریک انیسویں صدی میں شروع ہوئی۔اس میں ملک کے کونے کونے سے ہر مذہب وملت کے لوگوں نے حصّہ لیا۔مہاتما گاندھی، پنڈت جواہرلال نہرو، راجندر پرشاد، سبھاش چندر بوس، مولانا ابوالکلام آزاد اور محمد علی جوہر جیسے قومی رہنماؤں کے علاوہ ملک کے ہر حصّے سے کئی قابل ذکر رہنماؤں نے تحریکِ آزادی میں اہم کردار ادا کیا۔اڈیشا سے مدھوسودن داس اور مدھوسودن راؤ کے علاوہ گوپ بندھو داس بھی ایک اہم مجاہدِ آزادی تھے۔گوپ بندھو داس نہ صرف ایک مخلص، محنتی اور سادگی پسند انسان تھے بلکہ اُڑیا زبان کے اعلیٰ درجے کے شاعر بھی تھے۔انہوں نے پوری ضلع میں ستیہ بادی اسکول کی بنیاد ڈالی اور کٹک میں پریس (چھاپہ خانہ) قائم کرکے روزنامہ "سماج" نکالا جو آج بھی ایک مقبول اخبار ہے۔

گوپ بندھو داس کی پیدائش ۹/ اکتوبر ۱۸۷۷ء کو پوری ضلع کے سوآنڈو گاؤں میں ہوئی۔ والد کا نام پنڈت شری دئی تاری داس اور والدہ کا سورنو دیئی تھا۔ ان کی ابتدائی تعلیم گاؤں سے ہی شروع ہوئی۔ وہ بہت ذہین اور محنتی طالب علم تھے۔ مڈل اسکول امتیازی نمبروں سے پاس کرنے کی وجہ سے انہیں وظیفہ بھی ملا۔ ۱۹۰۷ء میں انہوں نے کلکتہ کالج سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ گاؤں کی روایت کے مطابق گوپ بندھو داس کی شادی موتی دیوی سے طالب علمی کے زمانے میں ہی ہوگئی تھی۔ ان کی دو بیٹیاں تھیں۔ بڑی کا نام سارنگی دیوی اور چھوٹی کا نام کیتکی دیوی تھا۔ بیوی کا انتقال ان کی وکالت کی پڑھائی کے دوران ہی ہوگیا۔

۱۹۰۸ء میں انہوں نے پوری میں "اتکل سمّیلن" کی بنیاد ڈالی اور ان کی سیاسی زندگی کا آغاز ہوا۔ اسی سال وہ نیل گری اسکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور چھ ماہ تک خدمت انجام دی۔ اڈیشا کی جہالت اور غربت سے وہ رنجیدہ رہتے تھے۔ اسے دور کرنے کے لیے وہ تعلیم ہی کو واحد ذریعہ تسلیم کرتے تھے۔ اسی خیال سے انہوں نے ۱۲/ اگست ۱۹۰۹ء کو پوری ضلع کے ساکھی گوپال میں ستیہ بادی ایم ای اسکول کی بنیاد ڈالی۔ ۱۹۱۲ء میں اس اسکول کو ہائی اسکول کا درجہ حاصل ہوگیا۔

۱۹۱۷ء میں گوپ بندھو داس کو لالہ لاجپت رائے کے قائم کیے ہوئے لوک سیوا منڈل کے صدر کی حیثیت سے نامزد کیا گیا۔ گوپ بندھو داس نے خود کو خدمتِ خلق کے لیے وقف کر دیا۔ لوک سیوا منڈل کے نام اپنی جائداد کر دی۔

۱۹۱۸ء میں انہوں نے کٹک میں ستیہ بادی پریس قائم کیا جہاں سے ۴/ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو مقبول اڑیہ اخبار 'سماج' نکالا۔ یہ اخبار گاؤں تک میں اس قدر مشہور ہو چکا ہے کہ لوگ ہر اخبار کو 'سماج' کہنے لگے ہیں۔ اسی سال وہ اتکل سمّیلن کے جلسۂ عام میں صدر چنے گئے۔ اگلے سال یعنی ۱۹۲۰ء کے چکردھر پور کے جلسۂ عام میں انہوں نے اڈیشا کو کسی

اور ریاست میں ملانے کی بجایے ایک آزاد ریاست رکھنے کی مانگ کی۔ اسی سال وہ پوری ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر چنے گیے اور اگلے آٹھ سالوں تک یعنی آخری سانس لینے تک وہ کانگریس کے لیے کام کرتے رہے۔

انہوں نے کلکتہ میں ۱۹۲۱ء میں کپڑے کے مِل مزدوروں کو اکٹھا کر کے خطاب کیا، " کپاس اور سوت کا کارخانہ دونوں ہمارے دیس کا۔ ہمارا تیار کیا ہوا کپڑا انگلینڈ نہیں بھیجا جایے گا۔" یہ اتنی بڑی تحریک کی شکل اختیار کر گئی کہ انگریزوں کو آخر کار ماننا پڑا۔ اسی سال کے آخر میں ان کی دعوت پر مہاتما گاندھی اڈیشا تشریف لائے۔ کٹک کی کاٹھ جوڑی ندی کے کنارے تحریکِ آزادی کا ایک بڑا تاریخی جلسہ ہوا۔ گاندھی جی نے گوپ بندھوداس کے ستیہ بادی اسکول کا بھی معائنہ کیا۔ اگلے دو سالوں تک وہ گاندھی جی کے ہمراہ ملک کے مختلف علاقوں کا دورہ کرتے رہے۔ کئی جگہوں پر انگریز سرکار نے گوپ بندھوداس کے پروگراموں پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دیا۔ ۲۸/ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو انہیں خردہ جیل میں قید کیا گیا لیکن ۲۱/ نومبر ۱۹۲۱ء کو وہ باعزت رہا بھی کر دیے گیے۔ ۲۱/ مئی ۱۹۲۲ء کو انہیں پوری میں پھر گرفتار کیا گیا اور ۲۶/ جون ۱۹۲۲ء کو کٹک میں ۲/ سال کی قید با مشقت کی سزا سنائی گئی۔ حالانکہ انہیں ڈھائی سال میں پھر رہا کر دیا گیا۔

۱۹۲۵ء میں پوری ضلع میں اور ۱۹۲۷ء میں کیندراپاڑہ، جاجپور، بھدرک اور بالیسور اضلاع میں زبردست سیلاب آیا جس نے بھاری تباہی مچائی۔ گوپ بندھوداس نے جی جان سے سیلاب سے متاثر لوگوں کی خدمت کی اور انہیں ہر ممکن مدد پہنچائی۔ ۱۹۲۷ء میں کٹک کے ٹاؤن ہال میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں سیلاب زدگان کی امداد کے لیے ایک کمیٹی قائم ہوگئی جس کا ناظم گوپ بندھوداس کو مقرر کیا گیا۔ پھر ضلعی سطح پر بھی تحفظِ سیلاب کمیٹیاں قائم ہوئیں۔ گوپ بندھوداس کی درخواست پر گاندھی جی نے سیلاب کے روک تھام کے ماہر وِشویشوریّا (M.Vishweshwarayya) کو اڈیشا کے دورے پر بھیجا، جن کی رہنمائی میں سیلاب سے تحفظ کے لیے ایک اسکیم بنائی گئی۔ اس اسکیم کے تحت سیلاب سے حفاظت کی خاطر اقدامات اٹھایے گیے۔

اپریل ۱۹۲۸ء وہ لوک سیوا منڈل کے سالانہ جلسے میں شرکت کے لیے لاہور تشریف لے گیے۔ وہاں انہیں ٹائی فائیڈ ہو گیا اور وہ کٹک لوٹ آیے۔ یہیں ۱۷ر جولائی ۱۹۲۸ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔

گوپ بندھو داس ایک عظیم مجاہدِ آزادی تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی عوام کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ انہیں 'اُتکل منی' یعنی اڈیشا کا گوہر کا لقب دیا گیا۔ ان کا نام تاریخ اور ہمارے ذہن میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور ان کے خدمات اور جد و جہد کو رہتی دنیا تک یاد رکھا جایے گا۔

مولانا محمد مطیع اللہ نازش

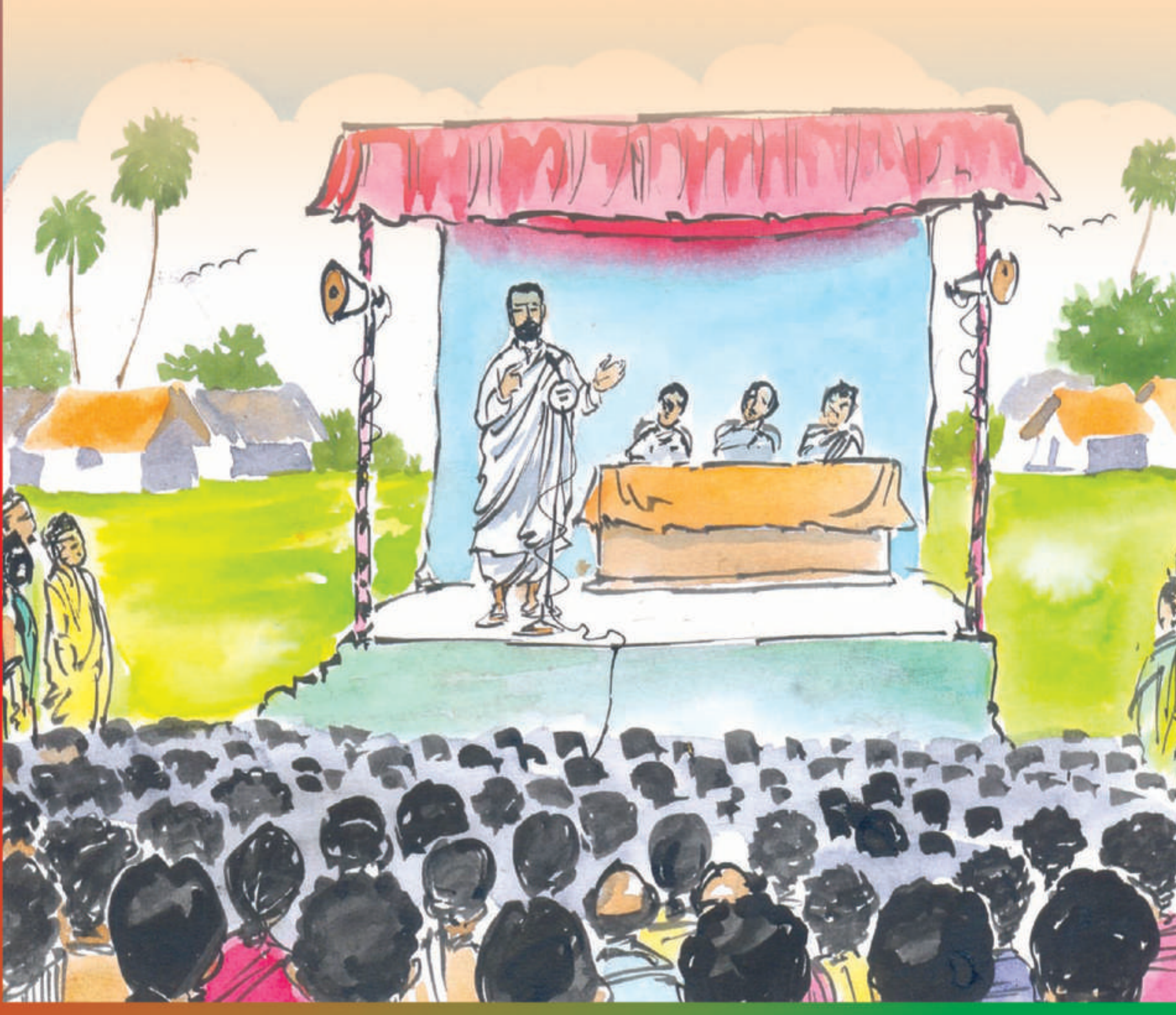

مشق

۱- پڑھیے اور سمجھیے :-

تحریک - حرکت، کسی بات کوشروع کرنا، آندولن

ملت - مذہب،فرقہ

پیمانہ - گلاس،ناپنے کا آلہ

شہرت - چرچا،ناموری

وظیفہ - اِسکالرشِپ ،وہ رقم جوہونہار طالبِ علم کودی جاتی ہے،پنشن

۲- سوچیے اور بتائیے :-

(i) ہندوستان کی آزادی میں کن لوگوں نے حصہ لیا؟

(ii) گوپ بندھوداس کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(iii) ان کے والداور والدہ کا نام کیا تھا؟

۳- جملے بنائیے تا کہ لفظ مذکر ہے یا مونث،معلوم ہو سکے-

حصہ ، شہرت ، حیثیت ، بچپن ، امتحان

8URX7E

ندامت کے آنسو

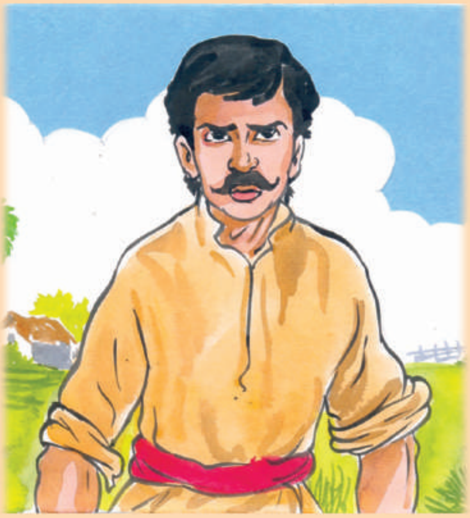

ایک گاؤں میں شیر سنگھ نام کا ایک کسان رہتا تھا۔اپنے نام کی طرح وہ نڈر تھا لیکن بدمعاش بھی تھا۔وہ گاؤں کے تمام لوگوں سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتا تھا اور نہ ہی بزرگوں کی عزت کرتا تھا۔گاؤں کے لوگ اس سے ان ہی وجہوں سے نفرت کرتے تھے۔دیارام نام کا ایک کسان اس گاؤں میں آبسا تھا۔وہ بہت ہی نیک اور ایمان دار آدمی تھا اور سب سے مل جل کر رہتا تھا۔سب کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا تھا اور سب کی عزت کرتا تھا۔ضرورت مندوں کی بھرپور مدد بھی کرتا تھا۔ان ہی خوبیوں کی وجہ سے گاؤں والے اس کی بہت عزت کرتے تھے اور ضرورت پڑنے پر اس سے مشورے کیا کرتے تھے۔وہ بھی انہیں مفید مشوروں سے نوازتا تھا۔

ایک دن گاؤں والوں نے دیارام کو شیر سنگھ سے ہوشیار رہنے کی تاکید کی:

"بھائی دیارام! جتنا ممکن ہو سکے شیر سنگھ سے دور رہنا، وہ بڑا بدمعاش اور جھگڑالو ہے۔"

دیارام نے ہنس کر کہا، "اگر شیر سنگھ نے بلا وجہ مجھ سے الجھنے کی کوشش کی تو اسے دیکھ لوں گا۔"

یہ خبر شیر سنگھ کے کانوں تک پہنچ گئی۔ غصے سے اس کے نتھنے پھڑ کنے لگے۔ دانت پیستے ہوئے وہ بولا:

"اس دیارام کو مزا نہ چکھادوں تو میرا نام شیر سنگھ نہیں۔"

بس اسی دن سے شیر سنگھ، دیارام سے الجھنے کے لئے کسی نہ کسی بہانے کی تلاش میں رہتا تھا۔

ایک دن موقع پا کر شیر سنگھ نے دیارام کے کھیت میں اپنے بیل چھوڑ دیے۔ بیل بہت سا کھیت چر گئے۔ دیارام نے دیکھا تو چپ چاپ اپنے کھیتوں سے باہر انہیں ہانک دیا۔ اس نے گاؤں کے کسی بھی شخص سے اس بات کا ذکر نہیں کیا۔

اس کے بعد شیر سنگھ نے دیارام کے کھیت میں جانے والی پانی کی نالی کو توڑ دیا۔ اب پانی کھیت میں نہ جا کر باہر بہنے لگا۔ دیارام نے دیکھا تو چپ چاپ آ کر نالی کی مرمت کر دی۔ اس کا بھی گاؤں کے کسی شخص سے ذکر نہیں کیا۔ اس طرح شیر سنگھ طرح طرح سے دیارام کو پریشان کرتا رہا۔ لیکن دیارام خاموش رہ کر اس کی ہر ذلیل حرکت برداشت کرتا گیا۔

جیسے ہی خبر دیارام کو ملی، اس نے اپنے موٹے تازے تندرست بیل لیے اور شیر سنگھ کی مدد کے لئے چل پڑا۔ گاؤں کے لوگوں نے اسے روکا اور کہا، "دیارام! اس ظالم شیر سنگھ نے تمہیں بار بار نقصان پہنچایا ہے پھر بھی تم اسی کی مدد کیوں کر رہے ہو؟" لیکن دیارام مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

شیر سنگھ نے جب دیارام کو بیل لے کر آتے دیکھا تو بولا: "تم اپنے بیل لے کر لوٹ جاؤ، مجھے تمہاری مدد نہیں چاہیے۔"

"تمہارا جو جی چاہے کہو۔لیکن اب میں واپس جانے والا نہیں۔" دیا رام بولا۔ "رات ہونے والی ہے اور تم اس وقت سخت مصیبت میں ہو۔ میں اس وقت انسانیت کے ناتے تمہاری بات نہیں مان سکتا۔"

دیارام نے گاڑی میں اپنے بیل جوت دیے اور پھر بیلوں کو للکارا۔ بیلوں نے گاڑی کو کھینچ کر دلدل سے باہر نکال دیا۔ یہ دیکھ کر شیر سنگھ کی آنکھیں ندامت سے بھر آئیں۔ وہ بولا: "دیارام! تم کتنے عظیم ہو، کتنے بلند ہو۔ میں اپنے کیے پر بے حد شرمندہ ہوں۔تم نے میری برائی کا بدلہ بھلائی سے دیا ہے۔اسے میں زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔"

دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے اور پھر گاؤں کی طرف چل پڑے۔

رضوان رضوی

مشق

۱- پڑھیے اور سمجھیے :-

مفید - فائدہ مند
بلاوجہ - بغیر کسی سبب کے
ذلیل - رسوا، بدنام
حرکت - کام
تندرست- صحت مند
دلدل - کیچڑ
ندامت - شرمندگی

۲- سوچیے اور بتائیے :-

(i) شیر سنگھ کس فطرت کا انسان تھا؟
(ii) دیارام کیسا شخص تھا؟
(iii) شیر سنگھ کو کیا مصیبت پیش آئی ؟
(iv) دیارام نے شیر سنگھ کی کس طرح مدد کی؟

۳- جملے بنائیے :-

ایمان دار ، مشورہ ، مزہ چکھانا ، تحفہ ، ندامت

بڑھیا کا دیا

جھُٹ پٹے کے وقت گھر سے ایک مٹی کا دیا
ایک بُڑھیا نے سرِ رہ لا کے روشن کر دیا

تا کہ رہ گیر اور پردیسی کہیں ٹھوکر نہ کھائیں
راہ سے آساں گزر جایے ہر اک چھوٹا بڑا

یہ دیا بہتر ہے ان جھاڑوں سے اور اُس لیمپ سے
روشنی محلوں کے اندر ہی رہے جس کی سدا

گر نکل کر اک ذرا محلوں کے باہر دیکھیے
ہے اندھیرا گھپ درودیوار پر چھایا ہوا

سرخ رو آفاق میں وہ رہ نما مینار ہیں
روشنی سے جن کی ملاّحوں کے بیڑے پار ہیں

خواجہ الطاف حسین حاؔلی

مشق

۱- پڑھیے اور سمجھیے :-

دیا - چراغ

جھٹ پٹا - شام کا وقت

سرِ راہ - راستے میں

سرخ - لال

آفاق - افق کی جمع ، آسمان

رہنما - راہ دکھانے والے

ملّاح - ماجھی ، کشتی چلانے والا

۲- سوچیے اور بتائیے :-

(i) جھٹ پٹے کے وقت بڑھیا نے کیا کیا؟

(ii) دیا سے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچا؟

(iii) بڑھیا کا دیا محل کی روشنی سے بہتر کیوں تھا؟

۳- جملے بنائیے :-

دیا ، سرِ راہ ، مینار ، آفاق ، ملاح

۴- عملی کام :- اس نظم کو زبانی یاد کیجیے۔

مجاہدِ آزادی - مولانا محمد علی جوہرؔ

ہندوستان ہمارا پیارا وطن ہے۔اس ملک میں سیکڑوں سال تک انگریز حکومت کرتے رہے جنھوں نے ہمارے ملک کی تہذیب وتمدن، زبان وادب کو پنپنے نہیں دیا۔ہمارے ساتھ زندگی کے ہر میدان میں نا انصافی کی جاتی رہی۔ملازمت میں بھی جانب داری سے کام لیا گیا۔یہاں تک کہ مذہب پر بھی حملہ کیا گیا۔جب پانی سر سے اونچا ہوگیا تو اہلِ وطن انگریز حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔آزادی کی تحریک پورے ملک میں چلنے لگی جس میں ملک کی ہر قوم وملت کے لوگ کاندھے سے کاندھا ملا کر شریک رہے۔اس میں رہ نمائی موہن داس کرم چند گاندھی جی نے کی۔

اس آزادی کی جدو جہد میں ہندو، مسلمان، سکھ اور دوسرے مذاہب کے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔انہی مسلمانوں میں مولانا محمد علی جوہرؔ ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں جو ایک بے باک، نڈر اور بہادر لیڈر تھے۔جن کے سینے میں وطن کی محبت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

مولانا محمد علی جوہرؔ رام پور ریاست (اتر پردیش) کے ایک علمی اور خوش حال گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔آپ کی پیدائش ۱۰؍دسمبر ۱۸۷۸ء کو ہوئی تھی۔آپ کے والد کا نام عبدالعلی خان تھا جو رام پور کے نواب کے دربار میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ابھی محمد علی جوہرؔ دو سال کے ہی تھے کہ ان کے والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔آپ کی ابتدائی تعلیم رام پور میں ہوئی۔جب آپ بارہ سال کے ہوئے تو علی گڑھ میں داخلہ لیا۔چونکہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا آپ کی تعلیم وتربیت کی ساری ذمہ داری والدہ اور بڑے بھائی مولانا شوکت علی کے سپرد ہوئی۔بڑے بھائی کی توجہ سے آپ کی تعلیم کا سلسلہ

جاری رہا۔آپ نے ۱۸۹۸ء میں علی گڑھ سے بی۔اے کی ڈگری حاصل کی۔

مولانا محمد علی جوہرؔ کی شخصیت اور کردار کی تعمیر میں ان کی والدہ کا بڑا ہاتھ ہے۔آپ کی والدہ ایک ذہین، عقلمند اور تجربہ کار خاتون تھیں۔ان کے دل میں آزادی کی تڑپ تھی۔چنانچہ انہوں نے اپنے دونوں بیٹوں کے ذہنوں میں بھی ملک کی آزادی کا جذبہ پیدا کر دیا۔

مولانا محمد علی جوہرؔ نے ایک زمانے تک رام پور اور بڑودہ (گجرات) میں ملازمت کی۔کچھ دنوں بعد وہ اس ملازمت سے سبکدوش ہو گیے۔آپ نے ۱۱ر جنوری ۱۹۱۱ء کو کلکتہ سے 'کامریڈ' نام کا ایک انگریزی اخبار شائع کیا۔پھر ۱۹۱۲ء میں اردو اخبار 'ہمدرد' نکال کر صحافت کی دنیا میں شہرت حاصل کی۔

۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم ہوئی جس میں جرمنی ترکوں کا دوست تھا اور ترک برطانیہ کے دشمن تھے۔اسی زمانے میں محمد علی جوہرؔ نے 'کامریڈ' اخبار کے ذریعے ترکوں کی حمایت کی اور برطانوی حکومت کے خلاف مضامین لکھے جس کی وجہ سے آپ کو نظر بند کر دیا گیا اور 'کامریڈ' پر پابندی لگا دی گئی۔آخر کار ۱۹۱۹ء میں آپ کو قید سے آزاد کر دیا گیا۔

مولانا محمد علی جوہرؔ نے گاندھی جی کے ساتھ دہلی پہنچ کر ۱۹۲۰ء میں ایک تعلیمی ادارہ کی بنیاد ڈالی جو جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی کے نام سے جانا جاتا ہے۔آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں وطن کی محبت کا جذبہ پیدا کیا۔یہی وجہ ہے کہ بہت سے طلباء آزادی کی لڑائی میں حصہ لینے لگے۔آپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ ہندو مسلمان کاندھے سے کاندھا ملا کر ملک کی آزادی میں حصہ لیں۔

مولانا محمد علی جوہرؔ گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن تشریف لے گئے۔جب کسی نے آپ سے لندن آنے کا مقصد پوچھا تو آپ نے فرمایا، "ہندوستان کی آزادی کی آواز بلند کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں اور میں ایک غلام ملک میں واپس نہیں

جاؤں گا۔اگر انگریزوں نے ہندوستان کو آزادی نہیں دی تو مجھے یہاں قبر کے لیے جگہ دینی پڑے گی۔"

آخر اس مردِ مجاہد کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ سچ ثابت ہوئے۔۴؍جنوری ۱۹۳۱ء کو لندن ہی میں آپ کا انتقال ہو گیا۔آپ کی خواہش کے مطابق بیت المقدس کی سرزمین میں آپ کو دفن کیا گیا۔

سید فضلِ رسول

مشق

۱- پڑھیے اور سمجھیے :-

رہ نمائی	-	راہ دکھانا
کوٹ کوٹ کر بھرا ہونا	-	زیادہ پایا جانا
ممتاز	-	مشہور
سر سے سایہ اٹھ جانا	-	کسی بڑے بزرگ کا انتقال کرنا
تربیت	-	اخلاق کی تعلیم
سپرد کرنا	-	سونپنا
بے باک	-	بے خوف، بہادر ، شوخ

۲- سوچیے اور بتائیے :-

(i) محمد علی جوہر کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(ii) ان کے والد کا نام کیا تھا؟

(iii) ان کی تعلیم کس طرح مکمّل ہوئی ؟

(iv) انہوں نے کون سا اخبار نکالا؟

(v) پہلی جنگِ عظیم کب ہوئی تھی؟

(vi) محمد علی جوہر کا انتقال کہاں ہوا اور انہیں کہاں دفنایا گیا؟

۳- خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے :

جامعہ ملیہ اسلامیہ ، رام پور ریاست ، بارہ ، علی گڑھ ، آزاد

۱- مولانا محمد علی جوہرؔ .... (اتر پردیش) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔

۲- جب آپ........ سال کے ہوئے تو علی گڑھ میں داخلہ لیا۔

۳- آپ نے ۱۸۹۸ء میں .... سے بی. اے کی ڈگری حاصل کی۔

۴- آپ نے ۱۹۲۰ء میں .... کی بنیاد ڈالی۔

۵- ۱۹۱۹ء میں آپ کو قید سے .... کردیا گیا۔

گلیلیو- ایک مشہور سائنس داں

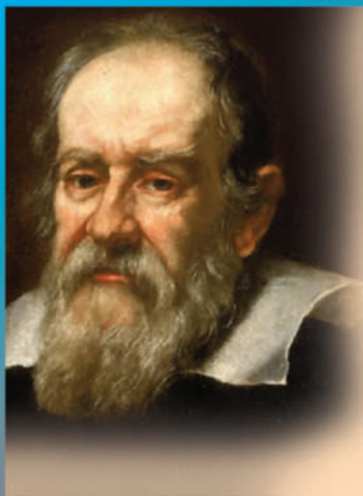

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک لڑکا اپنے باپ کے ساتھ ایک عبادت گاہ میں بیٹھا وعظ سن رہا تھا۔ وہاں چھت کے بیچوں بیچ ایک لیمپ لٹک رہا تھا۔لڑکے کی نظر اس لیمپ پر پڑی ، جو اِدھر اُدھر جھول رہا تھا کیوں کہ شاید کسی پرندے نے اس پر سے اُڑان بھری تھی ۔لڑکے نے دیکھا کہ وہ لیمپ پہلے تو تیزی سے جھولتا رہا پھر رفتہ رفتہ اس کی رفتار دھیمی ہوگئی۔لیکن جو بات اسے انوکھی لگی وہ یہ کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک جھولنے میں وہ یکساں وقت لے رہا تھا خواہ وہ تیز جھولے یا آہستہ۔اس کے پاس گھڑی تو تھی نہیں۔ اپنی نبض گن کر وقت کی پیمائش کی۔اس وقت لوگوں کے پاس گھڑیاں نہیں ہوتی تھیں۔

8VJKCC

اس لڑکے کا نام گلیلیو تھا۔وہ اٹلی کے شہر پیسا میں رہتا تھا۔اس نے کہا، " کوئی چیز چاہے ہلکی ہو یا بھاری زمین پر ایک ہی رفتار سے آکر گرے گی اور یہ رفتار مسلسل تیز ہوتی جایے گی "۔لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے شہر پیسا کے مشہور 'جھکے ہوے منار' پر سے ایک ہلکا اور ایک بھاری گولا ایک ساتھ لڑھکا کر اپنی بات کو ثابت کر دکھایا۔دونوں گولے ایک ساتھ زمین پر پہنچے۔

پھر گلیلیو نے ایک دوربین بنائی جو دور کی چیزوں کو ۳۲ گنا بڑا کر کے دکھا سکتی تھی ۔اس نے آسمان کو دیکھا تو بے شمار تارے دکھائی دیے جو عام طور سے نظر نہیں آتے۔اس نے 'مشتری سیارے کے گرد چار چاند بھی دریافت کیے۔بعد میں یہ آٹھ نکلے اور سورج کے داغوں کے مشاہدے سے یہ معلوم ہوا کہ سورج بھی زمین کی طرح اپنے محور پر گھومتا ہے۔

گلیلیو نے اس عقیدے کو غلط بتایا کہ زمین کائنات کا مرکز ہے اور چاند ستارے اس کے گرد گھومتے ہیں۔اس کہنے پر پرانے خیال کے پادری لوگ اس کے خلاف ہو

گیے۔وہ کہتے تھے، "یہ آدمی ایسی بات کہتا ہے جو ہمارے مذہبی عقیدے کے خلاف ہے۔" گلیلیو پر مقدمہ چلا۔اس کو موت کی سزا سنا دی گئی۔آخر اس نے اپنی جان بچانے کے لیےتوبہ کی اور معافی مانگ لی۔اس کی جان بخش دی گئی مگر عمر بھر کے لیے قید کر دیا گیا۔وہ کہتا تھا، "ان کی ہٹ دھرمی یا میرے معافی مانگنے سے کیا ہوتا ہے۔زمین تو اب بھی سورج کے گرد گھومتی ہےاور گھومتی رہے گی۔"

اگر چہ متعصب پادریوں نے اس کے ساتھ سختی کی لیکن آج دنیا اس لڑکے کو عقیدت اوراحترام سے یاد کرتی ہے جس نے انسانی علم میں بہت اضافہ کیااورعلم کی بدولت امر ہوگیا۔گلیلیو نے ۷۸/سال کی عمر پائی جس میں سے ۸/سال قید میں کٹے۔اتفاق سے گلیلیو کا جس سال انتقال ہوا وہی سال دنیا کے ایک بڑے سائنس داں آئزک نیوٹن کی پیدائش کا سال ہے یعنی ۱۶۴۲ء۔اس وقت ہندوستان میں شاہ جہاں کی حکومت تھی۔

شان الحق حقی

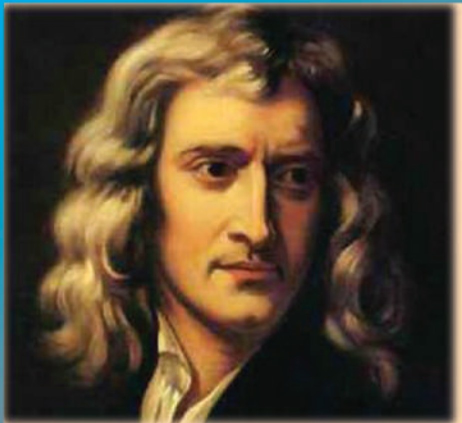

مشق

۱- سوچیے اور جواب دیجیے :-

(i) گلیلیو کی پیدائش کس ملک میں ہوئی ؟

(ii) لیمپ کے جھولنے سے گلیلیو نے کیا بات معلوم کی ؟

(iii) ایک بھاری اور ایک ہلکی چیز زمین پر گرنے میں کیا برابر وقت لیں گی ؟

(iv) گلیلیو کے کس سائنسی نظریے کی وجہ سے پادری ناراض تھے اور اسے قید کر دیا گیا ؟

(v) گلیلیو کی وفات کس عیسوی سن میں ہوئی ؟

۲- نیچے دیے ہوئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے :-

رفتہ رفتہ، پیمائش، مسلسل، مشتری سیارہ، محور، متعصب، احترام

۳- قوسین میں دیے ہوئے سنہ میں سے صحیح سنہ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :-

(۱۶۴۴، ۱۵۵۶، ۱۷۰۵)

(i) گلیلیو کا انتقال.......... میں ہوا۔

(ii) آیزک نیوٹن کی پیدائش.......... میں ہوئی۔

8VTGDZ

گرمی کا موسم

آیا پھر گرمی کا موسم

دھوپ کی تیزی بھر کر لایا   سورج روپ بدل کر آیا

سردی بھاگی چھوڑ کے ہمدم

آیا پھر گرمی کا موسم

اب باغوں میں آم سجیں گے   خربوزے کھانے کو ملیں گے

فالودہ بھی کھائیں گے ہم

آیا پھر گرمی کا موسم

ہم کو صبح شام ملے گی   چائے کے بدلے شربت لسّی

پیئں گے ٹھنڈا پانی ہر دم

آیا پھر گرمی کا موسم

پاس ہوئے ہم خوش ہیں ڈیڈی   لمبی ہے اسکول کی چھٹی

اب پکنک پر جائیں گے ہم

آیا پھر گرمی کا موسم

***

خالد رحیم

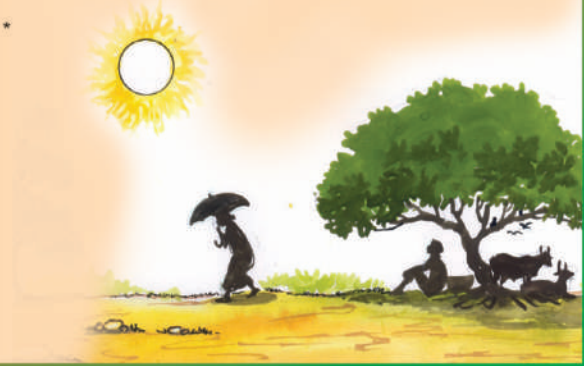

مشق

۱- پڑھیے اور سمجھیے :-

روپ - صورت، شکل

ہمدم - دوست، یار

سردی - ٹھنڈ، جاڑا

خربوزہ - ایک قسم کا میٹھا پھل

فالودہ - ایک قسم کی موٹی سویّاں جسے دودھ، شکر اور برف کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں

۲- سوچیے اور بتائیے :-

(i) دھوپ میں تیزی کیوں ہے؟

(ii) کس موسم میں سورج روپ بدل کر آتا ہے؟

(iii) گرمی کے موسم میں کیا کھانے کو ملیں گے؟

۳- جملے بنائیے :-

موسم، دھوپ، آم ، شربت، چھٹی

چھپا ہوا خزانہ

ایک کسان تھا۔اس کے چار لڑکے تھے۔لیکن یہ چاروں لڑکے نہایت ہی سست اور کام چور تھے۔کسان کھیت میں ہل چلاتا، فصل اُگاتا اور اس فصل کو بازار میں بیچ کر پیسے لاتا۔اس پیسے کو اس کے کاہل لڑکے بے دردی سے عیش میں اُڑاتے اور آوارہ گردی کرتے۔لڑکوں کے اس رویہ سے بیچارا کسان بہت غمگین ہوا۔اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ وہ کیا کرے؟ کس طرح اپنے لڑکوں کو سستی اور کاہلی جیسی بری عادت سے بچائے؟

آخر کار اس کے دماغ میں ایک ترکیب آئی۔اس نے لڑکوں کو بلا کر کہا، "میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور کھیت میں ہل چلا کر محنت کرنے کے قابل نہیں رہا۔میں ایک راز کی بات تم لوگوں کو بتاتا ہوں۔میرے کھیت میں خزانہ چھپا ہوا ہے۔ میرے بعد تم اسے نکال لینا۔"

لڑکوں نے باپ سے پوچھا، "خزانہ کس جگہ چھپا ہے؟" کسان نے کہا، "تم اس کھیت میں ہل چلاؤ اور فصل اُگاؤ۔فصل جب اُگے گی تو میں تم لوگوں کو خزانے کا پتہ بتادوں گا۔"

باپ کی بات سن کر لڑکے بے حد خوش ہوئے۔لڑکوں نے اس زمین پر ہل چلا کر بیج بویا۔فصل اُگ گئی۔انہوں نے باپ سے پھر پوچھا، "خزانہ کہاں ہے؟" باپ نے کہا، " اس فصل کو کاٹو اور بازار میں بیچ آؤ۔" لڑکوں نے باپ کی بات پر عمل کیا۔ فصل کاٹ کر بازار میں بیچا اور بہت سارے روپے حاصل کیے۔

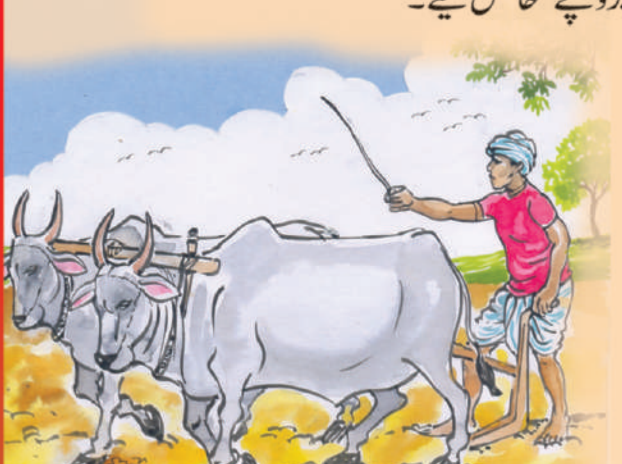

باپ نے کہا کہ اصلی خزانہ تو یہی ہے۔خزانے کے راز کو کا حل لڑکوں نے سمجھ لیا۔لڑکوں نے باپ سے وعدہ کیا کہ وہ لوگ کھیت پر محنت کر کے فصل اُگائیں گے اور بے کار وقت ضائع نہیں کریں گے۔محنت کر کے ہر سال زمین سے اسی خزانے کو پاتے رہیں گے۔

(ماخوذ)

مشق

۱- معنی یاد کیجیے :-

سست	-	کاہل ، کمزور
کاہل	-	کام چور، سست
ترکیب	-	ڈھنگ ،طور، تدبیر
راز	-	بھید ، پوشیدہ بات
خزانہ	-	مال ، دولت

۲- سوچیے اور بتائیے:-

(i) کسان کے کتنے لڑکے تھے؟

(ii) کسان کے لڑکوں کی عادت کیسی تھی؟

(iii) کسان کیوں غمگین رہا کرتا تھا؟

(iv) کسان نے اپنے لڑکوں کو بلا کر کیا کہا؟

(v) باپ کی کس بات پر کسان کے لڑکوں نے عمل کیا؟

(vi) اخیر میں کسان کے لڑکوں نے اپنے باپ سے کیا وعدہ کیا؟

۳- نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے تا کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو سکے۔

فصل ، عیش ، دماغ ، محنت ، سستی